السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو نے اس بچے کو آیندہ مارا تو تجھے طلاق ہے، جبکہ وہ حاملہ تھی چنانچہ میرے کہنے کے تیسرے دن اس نے بچے کو مارا اور شام کے وقت بچے کو جنم دیا، اب میرے لیے شریعت کا کیا حکم ہے؟ کیا میں اس سے رجوع کرسکتا ہوں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

طلاق کو کسی کام کے ساتھ مشروط کردینے کو طلاق معلق کہا جاتا ہے، اگر کام کرنے سے پہلے وہ اس شرط کو ختم کردے تو اسے یہ حق ہے کیونکہ جو شخص کوئی شرط عائد کرسکتا ہے وہ اس شرط کو ختم کرنے کا بھی مجاز ہے لیکن اگر وہ شرط کو برقرار رکھتا ہے تو بیوی کے وہ کام کرنے کے ساتھ طلاق واقع ہوجائے گی، پھر اسے دوران عدت رجوع کا حق حاصل ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَٰلِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا ۚ [1]

''اوران کے خاوند اس مدت میں ان سے رجوع کرنے کے زیادہ حقدار ہیں، بشرطیکہ وہ اصلاح کا ارادہ رکھتے ہوں۔''

یعنی رجوع کرکے بیوی کو تنگ کرنا مقصود نہ ہو بلکہ اسے گھر میں آباد کرنے کا ارادہ ہو تو اسے رجوع کرنے کا شریعت نے حق دیا ہے۔ صورت مسؤلہ میں ایک شخص نے اپنی بیوی کو مشروط طلاق دی اور وہ شرط پوری ہوگئی اس لیے یہ ایک طلاق شمار ہوگی، پھر اس کو دوران عدت رجوع کرنے کا حق تھا لیکن اتفاق سے اس نے اپنے بچے کو جنم دے دیا اب اس کی عدت بھی پوری ہوچکی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ [2]

''اور حمل والی عورتوں کی عدت وضع حمل ہے۔''

عدت کے ختم ہونے کے ساتھ ہی نکاح ختم ہوجاتا ہے، اب تجدید نکاح سے رجوع ممکن ہے، بشرطیکہ مطلقہ بیوی نکاح پر آمادہ ہو اور اس کا سرپرست بھی اس کی اجازت دے، نیز حق مہر بھی نیا ہوگا اس کے ساتھ گواہوں کا ہونا بھی ضروری ہے۔ ان چار شرائط کے ساتھ اب نیا نکاح ہوسکتا ہے۔ تجدید نکاح کی رعایت بھی پہلی اور دوسری طلاق کے بعد ہے البتہ تیسری طلاق کے بعد کسی صورت میں رجوع نہیں ہوسکتا، مسئلہ کی وضاحت کے بعد ہم ضروری خیال کرتے ہیں کہ آپ کے ذہن نشین کروادیں کہ طلاق کو مذاق خیال نہ کیا جائے بلکہ اس کا تصور لاتے ہوئے خوب سوچ و بچار کرلیا جائے کہ اس کا انجام کیا ہوگا؟ خاوند، بچوں اور بیوی کے لیے کیا کیا مشکلات پیدا ہوں گی؟ یہ کوئی بجلی کا بلب نہیں ہے کہ ایک خراب ہونے کے بعد دوسرا لگا لیا جائے، نکاح ایک زندگی کا بندھن ہے، جو زندگی میں ایک مرتبہ ہوتا ہے۔ بہر حال طلاق دینے سے پہلے اس کے نتائج پر نہایت سنجیدگی سے غور کرلینا چاہیے تاکہ اس کے بعد ندامت و شرمساری اور پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] البقرۃ:۲۲۸۔/۲

[2] الطلاق:۴۔/۶۵

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:386

محدث فتویٰ